☆ ازواج واولاد

آپ کے پسماندگان میں آپ کا برادر اصغر مولانا عبدالواحد (حالیہ ناظم اعلیٰ جامعہ دارالعلوم) بوڑھی ماں مریم صاحبہ (متوفاۃ 10 مارچ 2001ء) تین بہنیں دو بیویاں، پانچ بیٹے اور نو بیٹیاں شامل ہیں۔

بلتستان اداس ہے

آپ کے سانحہ ارتحال پر معروف قلمکار مولانا محمد اسلم فیروز پوری نے ''بلتستان اداس ہے'' کے عنوان سے اپنے قلمی واردات و تاثرات یوں تحریر کئے:

''موت ایک مبرم امر ہے جس کی فرمانروائی کائنات کی وسعتوں میں جاری وساری ہے، لیکن بعض موتیں اس قدر دردناک اور جگر پاش ہوتی ہیں کہ ایک عرصہ تک ان کی ٹیسیں محسوس کی جاتی ہیں۔ عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ موت کے سلسلے میں بوڑھوں کی باری پہلے ہوتی ہے۔ لیکن مولانا عبدالرحمٰن خلیق اس سے بالکل مختلف ہیں، وہ عین جوانی کے عالم میں سب خویش و اقرباء، طلبہ، اساتذہ اور رفقائے کار کو اداس چھوڑ کر اچانک ایسے سفر پر چلے گئے، جس سے کبھی کوئی واپس نہیں آیا''۔

''ہائے! زمین کا ایک اور تارا ٹوٹ کر آسمان کے ستاروں سے جاملا۔ وہ واقعی اسم بامسمی تھے۔ مبدأ فیاض سے نظم ونسق، حسن تدبیر، معاملات کی سوجھ بوجھ، زود فہمی، اخلاص، ایثار، استعداد، استقامت، صبر وتحمل، حسن گفتار وکردار، بڑوں کا احترام، چھوٹوں پر شفقت اور مہمان نوازی ایسی بے شمار خوبیاں انہیں ملی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے گوناگوں اوصاف وصلاحیتوں سے نوازا تھا دارالعلوم غواڑی کے اہتمام کا بارگراں جب ان کے کندھوں پر آن پڑا، تو اسے اپنا مشن زندگی سمجھ کر اس میں انتہائی دوررس اور انقلابی تبدیلیاں کیں، اس کے نظم ونسق کو عمدہ طریق سے ترتیب دیا۔ اس کی ترقی وعروج اور فروغ واستحکام میں اپنی صلاحیتیں کھپا دیں۔ اور اسے اپنی ہڈیوں کی کھاد دیکر بام عروج تک پہنچانے کی طرح ڈالی، اور دیکھتے ہی دیکھتے اسے ممتاز علمی ادارے کی شکل دے دی۔ وہ انتہائی مرنجان مرنج، خوش اخلاق، خوش اطوار اور خوش گفتار انسان تھے۔ آپ کی وفات علم وعمل، تقویٰ، خلوص اور حسن اخلاق کی موت ہے''۔ (مجلّہ تعلیم الاسلام۔ نومبر 1991)

..................☆☆☆..................

قسط نمبر 7

جامعہ دارالعلوم بلتستان تاریخ کے آئینے میں

ابو عبداللہ

☆ دارالعلوم میں تعمیرات کا آغاز

1974-76ء کے دوران دارالعلوم کی کایا ہی پلٹ گئی، نظم وضبط بدل گیا۔ گزشتہ ادوار کی نسبت بہتیرے انتظام اور وسائل کی وجہ سے طلباء جوق در جوق پہنچنے لگے تو کلاس روم کی قلت محسوس کی جانے لگی۔ سب سے پہلا قدم یہ اٹھایا گیا کہ پرانی عمارت سے ملحقہ دارالعلوم کی مشرقی جانب سے لے کر شمال میں حالیہ مرکزی گیٹ تک کے یک منزلہ کمرے بنائے گئے ان کمروں کی وجہ سے دارالعلوم کی رونق میں نمایاں اضافہ ہوا اور تنگ دامانی کی شکایت بھی جاتی رہی۔ اس عمارت کا اکثر حصہ آج بھی اسی حالت میں ہے۔ اس کے بعد حسب ضرورت مزید توسیع اور ترمیم ہوتی رہی۔

☆ خلیجی ممالک کے بعض محسنین سے رابطہ

مرد درویش حاجی خلیل الرحمٰن ہمیشہ اسی تگ ودو میں گم رہتے کہ دیار عرب سے رابطہ ہوکر وہاں دارالعلوم کا تعارف ہو جائے تو دارالعلوم کو چار چاند لگ جاتے۔ چنانچہ آپ کا یہ ارمان آپ کی زندگی میں تو ایک حسرت بن کر رہ گیا لیکن جب الشیخ عبدالرحمان خلیق مدینہ یونیورسٹی سے فارغ ہوکر یہاں پہنچے اور شیخ عبدالوہاب حنیف بھی انکے ساتھ یہاں مبعوث ہوئے تو **1976-77**ء میں بعض عرب محسنین سے رابطہ ہوا اور دھیرے دھیرے دارالعلوم کے احوال بدلنے لگے۔

☆ ناظم اعلیٰ کی وفات حسرت آیات:

حاجی خلیل الرحمٰن نے ایک مصروف ترین اور ولولہ انگیز زندگی گزاری۔ بلکہ یوں کہیے کہ آپ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ **1970**ء کی دھائی میں آپ بہت ہی معمر اور کمزور ہو چکے تھے۔ لہذا زیادہ تر کام آپ کی رفاقت میں جناب عبدالرحمان خلیق ہی سرانجام دیتے تھے۔ آخری دو سالوں میں آپ علیل رہنے لگے، تو خلیق صاحب نے آپ کی بھرپور خدمت کی۔ بالآخر عالم باعمل اور فہم وتدبر کا ٹمٹماتا چراغ بمقام بلغار ڈوغنی مورخہ ٦ ربیع الاول **1396**ھ بمطابق مارچ **1976**ء کو گل ہوا۔ اس کے بعد جماعت کے مشورے سے مولانا عبدالرحمٰن خلیق مکمل ناظم اعلیٰ اور مولانا عبدالوھاب حنیف مدیر تعلیم کی حیثیت سے کام کرنے لگے۔

مدرسہ دارالعلوم غواڑی مرکزی دارالعلوم بلتستان بن گیا

1976-77ء سے سعودی عرب پھر اس کے بعد کویت کے بعض مشائخ سے رابطہ ہوا' اور ایک مختصر عرصے میں مدرسہ منبع العلوم شگر کے علاوہ بلتستان کے باقی علاقوں میں قائم تمام مدارس دارالعلوم کے تابع ہو گئے تو اکابرین جماعت نے مدرسے کا نام ''مرکزی دارالعلوم بلتستان'' رکھ دیا' اور تدریس وتبلیغ کے میدانوں میں تحریک اہلحدیث کا مرکز بن گیا۔ جہاں جہاں نئی مساجد ومدارس قائم کرنے اور پرانی مساجد ومدارس کی اصلاح کی ضرورت پڑی ان ضرورتوں کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی' بہتر انتظامات اور مدینہ یونیورسٹی کے فارغ التحصیل مدرسین کی آمد کی وجہ سے طلباء کی تعداد میں کئی گنا اضافہ ہوا' تو عمارت میں توسیع کر کے دو منزلہ تعمیر کی گئی۔

☆ مختلف ادارے اور مجالس

انہی سالوں میں ادارے کے منہج (نصاب تعلیم) میں تبدیلی لائی گئی اور ذمہ داریاں تقسیم کی گئیں' جن میں دارالعلوم کا تعارف' اہداف مقاصد بیان کرنا' ذمہ داری کی تجدید اور داخلہ وخارجہ پالیسیاں شامل تھیں۔

اس عشرے میں دارالعلوم کا بنیادی انتظامی ڈھانچہ اس طرح تھا:

(1)	مہتمم اعلیٰ	مولانا عبدالرحمٰن خلیق	(4)	خزانچی	حاجی قاسم
(2)	مدیر تعلیم	مولانا عبدالوہاب حنیف	(5)	رئیس مجلس عمل	مولانا عبدالباقی تائب
(3)	نگران طلباء	مولانا محمد حسن اثری	(6)	سیکرٹری مجلس عمل	مولانا عبدالستار نیازی

☆ تعلیم کے مراحل

نئے نظام کے تحت لڑکوں اور لڑکیوں کے تعلیمی مراحل درج ذیل تھے۔

ناظرہ حسب حال' اعدادی 2 سال۔ ثانوی 4 سال' عالیہ 2 سال۔

آخری دو سالوں کا نصاب یہ تھا۔ اولیٰ عالیہ (ساتویں): تفسیر (فتح القدیر) حدیث شریف (مسلم) فقہ (ہدایۃ) عربی گرائمر (شرح ابن عقیل حصہ اول) ادب عربی (تاریخ الادب العربی) مذاہب عالم' تاریخ وسیرت (سیرت ابن ھشام) اصول حدیث (مقدمہ ابن الصلاح) بلاغت ومعانی (مختصر المعانی)

ثانیہ عالیہ (آٹھویں) تفسیر فتح القدیر' صحیح بخاری' بدایۃ المجتہد' شرح عقیدہ طحاویہ' شرح ابن عقیل' تاریخ الادب

العربی الادیان والفرق مقدمہ ابن خلدون حاضر العالم الاسلامی ارشاد الفحول حجۃ اللہ البالغہ مطول۔

☆ زائرین دارالعلوم کے تاثرات کا خلاصہ

دارالعلوم میں وقتاً فوقتاً علم دوست سول وفوجی آفیسران قدم رنجہ ہوتے رہتے اور دامے درمے سخنے قلمے تعاون فرماتے ان میں سے بعض آفیسران کے تاثرات اس طرح ہیں:

☆ میں کافی عرصہ سے اس مدرسے کی دیدار کا خواہشمند تھا۔ کیونکہ میں ہمیشہ سنا کرتا تھا کہ اس مدرسے میں وطن اور اسلام کی خدمت ہورہی ہے اب اسے دیکھ کر گونا گوں خوشی ہوئی اور ایسا ہی پایا جیسا کہ سنا کرتا تھا یہاں کی انتظامیہ وتدریسی عملہ دین اسلام کی تبلیغ میں مگن ہے اللہ انہیں کامیاب بنائے۔ (شفیق احمد۔ بریگیڈیئر 1977ء)

☆ دارالعلوم کی جس قدر تعریف سنی تھی دیکھنے پر اس سے بڑھ کر پایا۔ یہ امر بے حد خوشی کا باعث ہے کہ اس دورافتادہ علاقے میں دینی تعلیم کا اچھا انتظام ہے۔ (اشرف رشید 1976ء)

☆ آج دارالعلوم دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ یہ ادارہ اس دورافتادہ علاقہ میں کتاب وسنت کی شمع روشن کئے ہوئے ہے بچوں اور بچیوں کی تعلیم وتربیت کا وسائل کی حد تک بہت معقول انتظام ہے۔ اساتذہ نہایت ہی محنتی اور خوش اخلاق ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمان اہل خیر کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس ادارے کے ساتھ ہر طرح کی مالی ومعنوی مدد کریں۔

(خلیل احمد حامدی 1979ء)

☆ اللہ تعالیٰ نے مجھے دارالعلوم بلتستان غواڑی دیکھنے کی توفیق دی۔ میں اس وقت خوشی سے نہال ہوا جب معلوم ہوا کہ اس کے انتظامی ڈھانچہ تدریسی عملہ اور طلباء یک جان دو قالب ہوکر دین حنیف کی خدمت بجالا رہے ہیں۔ جس امر نے مجھے متاثر کیا وہ ان کے آپس کی ہمدردی اور خیرخواہی ہے۔ (الشیخ عبدالعزیز آل عتیق۔ مدیر مکتب الدعوۃ اسلام آباد 1980ء)

بعض اہم اداروں اور شخصیات کی سفارشات

علاقہ بلتستان ایک اہم علاقہ ہے۔ اس میں اہل سنت والجماعت کی نسبت آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ مختلف تحریکیں بلتستان میں اپنا قدم جمانے کے لئے ہر چیز داؤ پر لگائے بیٹھی ہیں۔ دارالعلوم غواڑی ایک اصلاحی ادارہ ہے۔ اس کے چند پروگرام ہیں جن کی تکمیل کی راہ میں وسائل کی کمی کا سنگ گراں حائل ہے۔ ہم تمام مسلمانوں اہل خیر سے پرزور التماس کرتے ہیں کہ وہ اس ادارے کے ساتھ حتی الامکان تعاون کریں۔ (الشیخ عاصم القریوتی والشیخ احمد السندھی 1978ء)